REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/ADP. 3

جلد ۳۴ — شمارہ ۱۸

ایڈیٹر: خورشید احمد انور — نائب ایڈیٹر: ...

شرح چندہ: سالانہ ... روپیہ — ششماہی ... روپیہ — فی پرچہ ... پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ شہادت (اپریل) — سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۲۸ شہادت (اپریل) — آج ہی بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مع بیگم صاحبہ مورخہ ۲۹ اپریل ۸۵ء کو دہلی اور وہاں سے مورخہ ۳۰ اپریل ۸۵ء کو واپس قادیان پہنچ رہے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب و بیگم صاحبہ حسب معمول اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

۱۱ شعبان ۱۴۰۵ھ — ۲ ہجرت ۱۳۶۴ ہش — ۲ مئی ۱۹۸۵ء

نیویارک سے خاص

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی مجلس شوریٰ کا مرکزی اجلاس

رپورٹ مرتبہ: مکرم انعام الحق صاحب کوثر۔ نیو یارک (امریکہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد نیو یارک کے مشن ہاؤس میں مورخہ ۱۶ و ۱۵ دسمبر ۱۹۸۴ء کو کیا گیا۔

مجلس شوریٰ کے انعقاد سے قبل مشن ہاؤس کی مرمت و تعمیر کا کام بڑے زور و شور سے جاری رہا۔ مہمانوں کی رہائش کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے نہایت اخلاص کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے گھروں کو مہمانوں کے لئے دل و جان سے پیش کیا۔ شوریٰ میں آنے والے تمام مہمانوں کی رہائش کا انتظام احباب جماعت کے گھروں میں ہو گیا۔ نیز ان کی آمد و رفت کا بھی انتظام کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں جن احباب نے خصوصی تعاون فرمایا وہ احباب خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ محترم جناب امیر صاحب وقتاً فوقتاً صورت حال سے آگاہی حاصل کرتے رہے اور ہدایات دیتے رہے۔

مہمانوں کی آمد سے پہلے مشن ہاؤس میں جملہ انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ آنے والے مہمانوں کی رہائش کی بکنگ ہو چکی تھی۔ اور اس کے لئے باقاعدہ فہرست اور چارٹ تیار کیا گیا تھا۔ خدام کی ڈیوٹی مہمانوں کے استقبال، طعام اور آمد و رفت کے لئے لگائی گئی تھی۔ جملہ خدام اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر تھے۔ اسی طرح ٹیلیفون اور آنے والے مہمانوں کی کار پارکنگ میں مدد کے لئے بھی خدام ہمہ وقت تیار رہتے۔ ۱۴ دسمبر کی شام کو ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ۱۵ دسمبر کی صبح تک جملہ ممبران شوریٰ نیو یارک پہنچ چکے تھے۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے شوریٰ میں شامل ہونے والے افراد میں مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج امریکہ، مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریزیڈنٹ اور بعض نیشنل سیکرٹریان، صدران نیز نمائندگان جماعت احمدیہ امریکہ کے علاوہ جماعتوں کے منتخب نمائندے شامل ہوئے۔ مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ نے امسال مختلف شعبہ جات کے خصوصی ماہرین کو شمولیت کے لئے خصوصی دعوت دی تھی۔ چنانچہ بعض ڈاکٹرز، فارماسسٹ، آرکیٹیکٹس، وکیل اور انجینئرز اس میں شامل ہوئے۔ اس شوریٰ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پہلی مرتبہ لجنہ اماء اللہ کو باقاعدہ نمائندگی دی گئی تھی۔ چنانچہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحبہ، صدر صاحبہ نیو یارک اور صدر صاحبہ واشنگٹن کے علاوہ تین ممبرات لجنہ شامل تھیں۔ اس لحاظ سے اپنی نوعیت اور انداز کے اعتبار سے امریکہ میں یہ پہلی مجلس شوریٰ تھی۔

ہال میں بہترین انتظام تھا۔ بولنے والے احباب کے لئے مائیک کا انتظام کیا گیا تھا۔ سننے والے احباب کے لئے بھی مائیک کا انتظام تھا جبکہ ممبرات لجنہ اماء اللہ جو مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر تشریف فرما تھیں ان کے لئے شوریٰ کی جملہ کارروائی سننے کا انتظام تھا نیز ان کے بولنے کے لئے بھی مائیک کا انتظام کیا گیا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ دسمبر کی صبح کو جملہ ممبران شوریٰ اجلاس کی کارروائی میں شمولیت کے لئے جوق در جوق آنے لگے۔ خدام ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اجلاس کی کارروائی مقررہ وقت دس بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو خاکسار انعام الحق کوثر نے کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلے مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے مجلس شوریٰ کے انعقاد کی غرض و غایت، اہمیت، افادیت اور طریق کار بیان فرمایا۔ نیز آپ نے (باقی صفحہ ۔۔ پر)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سٹاری ٹی ڈپٹ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲ ہجرت ۱۳۶۴ ہش

نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت

اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی مامور کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتا ہے تو اس کے عظیم الشان اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے ایسی مخلص اور وفا شعار سعید روحیں بھی کھڑی کر دیتا ہے جو مامورِ وقت کی آواز پر اپنا تن، من، دھن سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ابتداءً ان کی حالت بھی اگرچہ انتہائی کمزور ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ جذبہ صادق ہوتا ہے اور ان کی تائید میں وہ قادر و توانا ہستی کارفرما ہوتی ہے جو تمام طاقتوں کا منبع اور دولتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے مخالفین جتنی شدت کے ساتھ اُن کے مٹانے کے در پے ہوتے ہیں اتنی ہی زیادہ تیزی کے ساتھ اُن پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں برسنا شروع ہو جاتی ہیں۔ حق و باطل کی یہ معرکہ آرائی اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے نوشتے پورے نہیں ہو جاتے اور الٰہی لشکر اپنے تمام جلوہ سامانیوں کے ساتھ دنیا پر آشکار نہیں ہو جاتی۔

اپنے پیاروں اور برگزیدوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت گزشتہ انبیاء کے وقت میں بھی کارفرما نظر آتی ہے اور اس کا عملی مظاہرہ آج سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ روحانی جماعت "جماعت احمدیہ" کے اندر بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور سے یہ پیار بھرا وعدہ فرما رکھا ہے کہ

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد کے لئے وہ لوگ کمربستہ ہوں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔۔۔ پھر اس عظیم الشان وعدہ کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ پرشوکت آسمانی بشارت بھی عطا فرمائی کہ :-

"خدا تجھے کلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اللہ تعالیٰ کا یہ پُرشوکت اور عظیم الشان وعدہ گزشتہ تقریباً ایک صدی سے ایسی شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا آ رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالف بھی انگشت بدنداں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت نہیں تو پھر کیا ہے کہ مامورِ وقت کی وہ برگزیدہ روحانی جماعت جس کی ابتداء ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو گنتی کے چند افراد سے ہوئی تھی، مخالفین کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود آج نہ صرف تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے بلکہ اس کے مخلص و ایثار پیشہ افراد کی قابل رشک مالی قربانیوں کا معیار بھی سینکڑوں، ہزاروں اور لاکھوں کی حدود کو پھلانگ کر کروڑوں سے باتیں کرنے لگا ہے۔ وذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

قارئین کو یاد ہو گا کہ آج سے قریباً ۲۹ سال قبل جماعت اسلامی کے اس وقت کے ایک سرگرم رکن حکیم مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر ہفت روزہ "المنبر" لائل پور نے تشویش اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ :-

"تقسیم کے بعد اس گروہ (مراد جماعت احمدیہ۔ ناقل) نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ اُن کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا .... اور دوسری طرف ۱۹۵۳ء کے عظیم ترہنگامے کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۱۹۵۶-۵۷ء کا بجٹ ۲۵ لاکھ روپیہ کا ہو۔"

("المنبر" لائلپور ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء)

مخالفین احمدیت تو اپنی کوتاہ نظری اور تنگ دامانی کے باعث صرف ۲۵ لاکھ کے عدد سے ہی خوفزدہ ہو گئے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے ایمان و سیع ظرف عطا فرمایا کہ وہ مالی قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتے رہے اور کبھی کسی ایک معیار پر قانع نہیں ہوئے۔ چنانچہ اس کے بعد سے اب تک اس غریب جماعت نے قربانی و ایثار کے میدان میں جو چھلانگیں لگائی ہیں ان کی صرف تین جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے :-

● ۱۹۵۶ء کو گزرے ابھی بمشکل تمام نو سال کا عرصہ ہی ہوا تھا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت عہد خلافت کی آخری مجلس شوریٰ نے سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے بہتر لاکھ تینتیس ہزار ایک سو نہتر روپے کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا۔

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں منعقدہ آخری مجلس شوریٰ نے سال ۱۹۸۲-۸۳ء کے لئے چھ کروڑ ننانوے لاکھ اکیس ہزار نو سو بیاسی روپے کی منظوری دی۔

● اور گزشتہ ماہ مارچ کی ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ تاریخ کو ربوہ میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی ۶۶ ویں مجلس مشاورت میں حالات کی ناسازگاری کے باوجود سال ۱۹۸۵-۸۶ء کیلئے سولہ کروڑ چھتیس لاکھ نوے ہزار ایک سو چالیس روپے کا بجٹ آمد و خرچ پاس کیا گیا۔ والحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا اعداد و شمار میں نہ تو جماعت احمدیہ بھارت اور جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی مرکزی انجمنوں کے بجٹ آمد و خرچ شامل ہیں۔ اور نہ ہی جماعت کی دوسری وقتی تحریکات مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ، نصرت جہاں ریزرو فنڈ، صد سالہ جوبلی فنڈ، بیوت الحمد منصوبہ، تحریک جدید، وقف جدید اور جماعتی ذیلی تنظیموں کی سالانہ آمد و خرچ کے میزانیئے شمار کئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا یہ غیر معمولی سیل جہاں ایک طرف دنیا کو اس کے آستانے پر جھکا دیتا ہے وہاں ہمارے دلوں میں یہ یقینِ محکم بھی پیدا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ الٰہی تقدیروں میں سے ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت پورا ہونے سے روک نہیں سکتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے محبوب اور پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی و ایثار کے میدان میں اپنے قدموں کو ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ تاآنکہ وہ موعود وقت آ جائے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی سے بے شمار بشارتیں عطا کر رکھی ہیں۔ اور خدا کے وعدے بہرحال پورے ہو کر رہتے ہیں۔ خواہ حالات کیسی بھی صورت اختیار کر لیں۔

(خورشید احمد انور)

منزلِ اُمید

محترم ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" نے اپنی یہ تازہ نظم جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔
(ایڈیٹر)

روشن ہیں جو سینوں میں عزائم کے شرارے
بھرتے ہی چلے جائیں گے ہر گام طرارے

ہے ہم کو یقیں غلبۂ دیں ہو کے رہے گا
طوفاں ہی سے اُبھریں گے کسی روز کنارے

بڑھتے ہی چلے جائیں گے ہم تا بہ سرِ بام
ہر گام ہے تائیدِ خدا ساتھ ہمارے

کیا ہم کو ڈراتے ہو۔ زمانے کی ہوا سے
اُڑتے ہوئے دیکھے ہیں بہت ہم نے غبارے

روشن کئے ہم مشعلِ جاں چلتے رہے ہیں
ظلمت کی یلغار سے ہمت نہیں ہارے

جب تازہ کوئی زخم ملا۔ راہِ وفا میں
ہم جھک گئے سجدے میں دہیں شکر کے مارے

صد شکر کہ تو نے ہمیں توفیق عطا کی
صدقے ترے اسلام کے جانوں سے گزارے

اُمید دور نہیں منزلِ اُمید ہمارے
دیکھے ہیں غیرِ صبح کی کھلتے ہوئے تارے

ثاقبؔ انہیں تو دیتے رہو سوزِ یقیں سے
بن جائیں گے اک روز یہی اشک شرارے

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ صلح ۱۳۶۴ ہش مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے —— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ سجدہ کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ○ أَوَلَمْ
يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ
فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ
وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ○ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ
هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلْ
يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ○ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ
إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ○

(سورۃ السجدہ آیت ۲۷ تا ۳۱)

اور فرمایا -

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورہ سجدہ کی آخری چند آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے

انبیاء کے مخالفین

کو عموماً اور بالخصوص حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے منکرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یعنی خطاب تو ان سے نہیں براہ راست لیکن اُن کے متعلق ہے۔ فرماتا ہے۔ اَوَلَمْ یَھْدِ لَھُمْ کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ کیا یہ چیز انہیں ہدایت دینے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اُن سے پہلے ہم نے کتنی ہی بستیاں ہلاک کر دیں یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِھِمْ بستیوں سے مراد اہل بستی ہوتے ہیں۔ اور قرآن کریم کا یہ محاورہ ایک سے زیادہ مرتبہ ان معنوں میں استعمال ہوا ہے کہ جب قرون کہا جاتا ہے تو مراد اہل بستی ہی ہوتے ہیں تو جب فرماتا ہے کہ ہم نے بستیاں ہلاک کر دیں تو مراد ہے کہ اہل بستی کو ہلاک کر دیا۔ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِھِمْ اس کے دو معنی ہیں اوّل یہ کہ وہ بھی تمہاری طرح امن کے ساتھ اپنے گھروں میں پھرا کرتے تھے۔ گویا اُن کو خوف نہیں تھا وہ سمجھتے تھے کہ خدا کا عذاب اُن کو نہیں پکڑ سکے گا۔ اور دوسرا معنی یہ ہے یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِھِمْ کہ

یہ لوگ جو آج تیرا انکار کر رہے ہیں۔ یہ انہیں گھروں میں تو بستے ہیں ان ہی بستیوں میں تو رہتے ہیں جن بستیوں میں ان سے پہلے کچھ لوگ بسا کرتے تھے۔ اور وہ ہلاک ہو گئے۔ اور خدا کے عذاب نے اُن کو پکڑ لیا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ اس میں یقیناً نشانات ہیں پس کیا وہ سنتے نہیں چونکہ

ماضی کے قصے

ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ کیا وہ دیکھتے نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات ایک قوم تب ہی خدا کے عذاب سے قائل ہوتی ہے۔ جب وہ خدا کی پکڑ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کچھ نہیں ہوتا، کوئی فکر کی بات نہیں۔ یوں ہی ڈراوے ہیں کہ خدا تعالیٰ پکڑ لیا کرتا ہے منکرین کو۔ تو فرماتا ہے اگر تم نے اپنی آنکھوں کے سامنے قوموں کو ہلاک ہوتے نہیں دیکھا۔ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ پھر وہ کیا سنتے بھی نہیں۔ کیا اُن کے کان نہیں ہیں کہ وہ پرانے قصے سنیں کہ اس طرح ہوتا چلا آیا ہے۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو ہانکتے ہوئے خشک زمینوں کی طرف لے چلتے ہیں۔ فَنُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا پھر ہم اس پانی کے ذریعہ اُن سے کھیتیاں نکالتے ہیں تَاْکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُھُمْ وَاَنْفُسُھُمْ۔ اسی سے وہ خود بھی کھاتے ہیں اور اُن کے جانور بھی کھاتے ہیں۔ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ کیا وہ دیکھتے نہیں اور کیا وہ بصیرت نہیں پکڑتے، بصیرت حاصل نہیں کرتے۔

اس آیت کا بظاہر پہلے مضمون سے کوئی جوڑ نظر نہیں آتا اور کوئی آپس کا تعلق دکھائی نہیں دیتا۔ ایک ماضی کی تاریخ کی طرف ذہن کو منتقل کیا گیا ہے۔

انکار کرنے والی قوموں کی ہلاکت کی تاریخ

تھی اور انسان کو متوجہ کیا کہ اس سے پہلے بھی خدا کی طرف سے بھیجے ہوؤں کا انکار کرنے والے خدا کی پکڑ کے نیچے آتے رہے اور بسا اوقات اپنی بستیوں سمیت، اپنے علاقوں سمیت ہلاک ہو جاتے رہے اور پھر اچانک اس کے بعد یہ فرمایا کہ کیا تم نے بارشوں کو نہیں دیکھا۔ کیا تم نے بارش کو نہیں دیکھا اُس پانی کو نہیں دیکھا جسے خدا ہانکتا ہوا ایک بستی کی طرف لے آتا ہے۔ ان دونوں آیات کا کیا تعلق ہے؟ تعلق یہ ہے کہ دونوں جگہ مذہب کی بات ہو رہی ہے۔ مذہب میں جب خدا تعالیٰ کسی کو بھیجتا ہے اپنا نمائندہ بنا کر تو مذہبی دنیا میں دو قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں ایک ہلاکت کے پیغام ہوتے ہیں منکرین کے لئے اور ایک زندگی کے پیغام ہوتے ہیں ماننے والوں کے لئے۔ تو قرآن کریم چونکہ اسی کے متعلق ذکر فرما رہا ہے جب اللہ انبیاء بھیجتا ہے تو پھر اختیار مل جاتا ہے قوموں کو۔ یا تو انہیں تسلیم کر لیں اور اپنے لئے زندگی کے سامان پیدا کریں۔ یا اُن کا انکار کر دیں اور ہلاک ہو جائیں۔

چونکہ یہاں اسی ضمن میں خدا تعالیٰ تمثیلات کے ذریعہ مختلف رنگ میں آیات کو پھیر پھیر کر انسان کو متنبہ اور متوجہ فرمانا چاہتا ہے اس لئے

ماضی سے اچانک حال میں

اور حال میں بھی بظاہر ایک بے تعلق قانونِ قدرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

آپ اپنی محنت کو پھل لگتا نہیں دیکھیں گے جب تک آپ اپنے عائلی [illegible] نہیں کریں گے
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)
پیشکش: [illegible] کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
فون نمبر:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

ایک مضمون کے سنئے جہاں میں داخل ہوجاتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ مضمون کا کوئی نیا جہان نہیں کھلا، کوئی نیا دروازہ نہیں کھلا بلکہ وہی مضمون ہے جو جاری ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو موں کے لئے ہلاکت کا ذکر کر دیا اور بعد میں زندگی کا۔ انکار کے بعد اگر ہلاکت ہی ہوجاتا ہے۔ تو پھر زندہ کیسے ہوں گی۔ ان میں حکمت کیا ہے؟ حکمت یہ ہے کہ جہاں تک ماضی کا تعلق ہے ماضی میں جو قومیں مرگئیں۔ اور انکار کی صورت میں ہلاک ہوگئیں وہ تو اب زندہ نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ فرمانا چاہتا ہے کہ یہ کوئی تقدیر مبرم نہیں ہے کہ تم ضرور ہلاک ہو جاؤ کوئی ایسی لکھی ہوئی بات نہیں جو ٹل نہیں سکتی۔ انبیاء ہلاکت کی خاطر نہیں آیا کرتے۔

انبیاء تو نئی زندگیاں بخشنے آیا کرتے ہیں

جس طرح خدا تعالیٰ پانیوں کو گھیر کے لاتا ہے مردہ زمینوں کی طرف۔ نبوت تو ایک انعام ہے وہ مردوں کو نئی زندگی بخشنے کے لئے نازل کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس انعام سے منہ نہ موڑو کیونکہ اگر تم منہ موڑ لوگے تو پیچھے دیکھو، ماضی میں کیا ہو چکا ہے چنانچہ جو خوف تھا ہلاکت کا اس میں ایک اُمید کی روشنی نمودار ہوگئی ایک دروازہ کھل گیا زندگی کا بھی اور جہاں تک حال کے لوگ مخاطب ہیں اسی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ کہ تم ماضی سے نصیحت تو پکڑو لیکن تمہارے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے (تمہاری) ہلاکت یقینی نہیں ہے کیونکہ نبوت تو زندگی بخشنے کے لئے آیا کرتی ہے۔ تم اس سے وابستہ ہو جاؤ گے تو تم زندہ ہو جاؤ گے۔ اور یہاں

ایک اور بہت لطیف مضمون

یہ بھی داخل فرمایا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے فضلوں اور رحمتوں کا پانی برستا ہے تو صرف انسان ہی فائدہ نہیں اٹھایا کرتے بلکہ جانور بھی فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے منکرین کے لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ انعام کی طرح ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ بلکہ اُن سے بھی بدترین ہیں۔ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ تو مذہبی محاورے میں خصوصاً قرآنی محاورے میں انعام یعنی چوپائے کا لفظ ایسے انسانوں کے متعلق بھی بولا جاتا ہے جو سرزمین کی طرف رکھتے ہیں نظریں زمین کی طرف گاڑے رکھتے ہیں اور آسمان کی طرف نہیں دیکھ سکتے۔ یعنی کلیتاً ہدایت سے عاری رہتے ہیں۔ تو یہاں چونکہ روحانی ذکر چل رہا ہے اس لئے اس پر غور کرنا ہوگا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ جب ہم پانی بھیجا کرتے ہیں تو انسان بھی اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور انعام بھی اُس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ مضمون کئی طرح سے غور کے نتیجہ میں انسان پر کھلتا چلا جاتا ہے۔ اوّل یہ کہ

جب خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے

تو صرف مومنوں کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ ایک ایسا ترشح ہوتا ہے نور کا کہ کل عالم اُس سے فائدہ اٹھا جاتا ہے۔ صرف روحانی لوگ ہی نبوت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ مادی دنیا میں بھی عظیم الشان انقلاب آجاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نورِ نبوت کو نازل فرماتا ہے تو مومن تو غیر معمولی فوائد اٹھاتے ہیں دُنیا کے بھی اور آخرت کے بھی۔ لیکن علوم و فنون کا ایک نیا دور بھی ان کے آنے کے ساتھ شروع ہوجاتا ہے۔ دُنیا کی عقلیں روشن ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نورِ نبوت تو ایک شخص پر اترتا ہے اور وہ قوم خصوصیت سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ جو اسکو مان جاتی ہے۔ لیکن جس طرح ایک نور کی شعاع صرف اپنے رستے کو روشن نہیں کرتی بلکہ اُس سے روشنی منعکس ہوکر ماحول کو بھی روشن کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح مادی دنیا میں بھی ایک روشنی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر

بڑی نبوّت کے ساتھ

جو خاص ایک اہمیت رکھتی ہو علوم و فنون کے نئے دور بھی انسانیت داخل ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب تشریف لائے تو گویا آپ ہی کے دور کی برکت تھا کہ ساری دُنیا میں ایک علم کی روشنی پھیلی ہے اور براہ راست پہلے مسلمانوں کو نور پہنچی ہے اور یہ انہی کا فیض تھا جس نے یورپ کو بھی روشن کیا۔ جس نے مشرق کو بھی روشن کیا اور مغرب کو بھی روشن کیا۔ تو فرمایا اَنْعَامُهُمْ ان کے انعام بھی اُس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یعنی وہ جانور جو یہ عقل نہیں رکھتے کہ وہ خدا کے پیغام کو سمجھ سکیں، جو نورِ نبوت سے استفادہ کر سکیں براہ راست یہ بھی رحمت ہے اللہ کی کہ اس کے نتیجے میں عام روشنی پھیل جاتی ہے عام زندگی کی بھی ایک عطا ہوتی ہے۔ جس سے انسان تو انسان انعام بھی فائدہ اٹھا جاتے ہیں۔ تو ایک تو یہ مضمون نظر آتا ہے۔

دوسرے انعام میں بدترین انعام وہ ہوتے ہیں جو سمجھتے نہیں دیکھتے نہیں اور مخالفت میں اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے دوسری آیت میں واضح طور پر ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ انعام ہیں بلکہ اُن سے بھی اَضَلّ ہیں۔ چنانچہ یہ انعام بھی فائدہ اٹھا جاتے ہیں اور ان کو بھی رزق ملتا ہے اگرچہ بظاہر انکار کے نتیجے میں رزق مل رہا ہوتا ہے لیکن۔

مادّی رزق کے معاملہ میں

اللہ تعالیٰ ان سے بھی کوئی کنجوسی نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ یہ دیکھیں گے کہ وہ مولوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے صرف گاؤں میں بٹنے والی روٹیوں پہ پلا کرتے تھے۔ اور جن کو گھر میں جو بچ جاتا تھا وہ تقسیم کیا جاتا تھا بلکہ دروازے کھٹکھٹا کے وہ اپنی روٹی مانگا کرتے تھے کہ بچا ہوا سالن ہو تو دے دو ایک طرف مغرب کے وقت فقیروں کی آوازیں آیا کرتی تھیں کہ راہِ مولا کچھ دیدو۔ اور دوسری طرف مولوی صاحب بے چارے یا اُن کے بچے جو اُن سے پڑھا کرتے تھے وہ دروازے کھٹکھٹا رہے ہوتے تھے اور ایک طرف یہ حال ہوا کہ مولوی کے رزق کا دروازہ احمدیت کے انکار میں کھل گیا۔ جتنی بڑی مخالفت کرے اتنے زیادہ اُس کو پیسے نصیب ہوں۔ چنانچہ آج بھی جو روٹیاں تقسیم ہو رہی ہیں بے شمار یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خیرات

ہے۔ اَنْعَامُهُمْ قرآن کریم منکرین کو انعام فرمار ہا ہے خود اور فرماتا ہے کہ جب ہم پانی بھیجتے ہیں رحمت کا تو صرف ماننے والے یعنی انسان ہی فائدہ نہیں اٹھاتے منکرین بھی اُس سے استفادہ کرتے نگ جاتے ہیں۔ اُن کو بھی فیض پہنچ جاتا ہے۔ عجیب شان ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کی۔ اگرچہ یہ عارضی ہے اس کے بعد شدید نقصان بھی پہنچتے ہیں۔ یعنی عقبیٰ کے لحاظ سے لیکن جہاں تک دُنیا کا PHENOMENA ہے اس میں خدا یہ تفریق نہیں کرتا۔ چنانچہ کئی پہلوؤں سے اس آیت کو ہم بڑی شان کے ساتھ اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ۔ لیکن یہ اس وجہ سے تو نہیں ہم فضل نازل

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)
محتاج دعا: اقبال احمد جاوید و برادران جے۔ این روڈ لائٹر انڈسٹریز اینڈ ایکسپورٹرز
NO. 75. FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J-C-ROAD, BANGLORE-560002
PHONE:- 228656

فرمایا کرتے روحانی زندگی عطا کرنے کے لئے پانی لاتے ہیں کہ وہ صرف روٹی کھائیں اور کھا کے مرجائیں۔ اُن کا نورِ بصیرت تیز کرنے کی خاطر یہ واقعہ رونما ہوتا ہے۔ لیکن عجیب بدبخت اور بدقسمت لوگ ہوتے ہیں جو فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اُن کا نورِ بصیرت صیقل نہیں ہوتا وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے کیوں نہیں دیکھتے وہ؟ کیوں سمجھتے نہیں کہ کیا رونما ہو رہا ہے اُن کے سامنے؟ جواب میں وہ یہ کہتے ہیں جب اُن کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ وَیَقُولُونَ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اب اس آیت میں اس مضمون کو پوری طرح کھول دیا کہ ہم تمام ذکر بظاہر دنیا کی باتوں کا کر رہے تھے یعنی پانی کا آنا اور کھیتیوں کا نکلنا لیکن دراصل روحانی باتیں ہو رہی تھیں اور اُس زمانے کے جو انعام تھے وہ زیادہ عقل رکھنے تھے اس لحاظ سے کیونکہ وہ بات سمجھ گئے فوراً۔

اس زمانے کے انعام

کی تو بالکل ہی عقلیں ماری گئیں ہیں بیچاروں کی۔ اُن کو ان تفصیلات کی سمجھ ہی کچھ نہیں آتی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جو مخاطبین تھے وہ فوراً سمجھ گئے کہ کیا بات ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو اپنی فتح کی باتیں کہہ رہا ہے۔ یہ تو یہی کہہ رہا ہے کہ میرے منکرین ہلاک ہو جائیں گے اور جو زندہ رہے گا مجھ سے زندگی پائے گا۔ اس پانی سے فیضیاب ہوگا جو مجھ پر اُتر رہا ہے آسمان سے تو فوراً وہ پوچھتے ہیں۔ ان آیات کے جواب میں مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ کب ہوگی وہ فتح کب وہ دن آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ پھر اس کے جواب میں قرآن کریم فتح کا کوئی دن معین نہیں فرماتا۔ بالکل نہیں بتاتا کہ فلاں تاریخ کو فتح ہو جائے گی یا اتنے سال کے بعد فتح ہو جائے گی یا اتنے مہینے کے بعد فتح ہو جائے گی۔

پوچھا تو وہ یہ رہے تھے کہ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ جواب ان کو یہ ملا ہو۔ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تو ان سے یہ کہہ دے کہ تم کس دن کے متعلق پوچھ رہے ہو تمہارا اُس سے کیا تعلق؟ کیونکہ

جس دن فتح کا وقت آئے گا

اُس دن وہ لوگ جو اس سے پہلے انکار کر چکے ہیں۔ اُن کو اُن کا ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ اور کچھ اُن میں سے ایسے ہوں گے جو پکڑے جائیں گے۔ اور ایمان لائیں گے بھی تو بچ نہیں سکیں گے اُس ایمان کے نتیجے میں کیونکہ وہ اپنی شرارتوں میں اتنے زیادہ حد سے بڑھ چکے ہوں گے تو فرمایا تمہیں تو یہ پوچھنے کا حق ہی نہیں کہ فتح کب ہوگی۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے تمہیں وہ دن کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا چنانچہ آج بھی اسی قسم کی باتیں بکثرت پاکستان میں ہو رہی ہیں اور لوگ مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ بعض جو شریر لوگ اور دنیا کی نظر کے لحاظ سے بڑے لوگ کچھ درمیانے بھی یہ سوال کر رہے ہیں اچھا بتاؤ کہ تم کہتے ہو یہ بتاؤ کہ فتح کب ہوگی۔ اور اگر ہو گئی تو ہم ایمان لے آئیں گے یعنی اس میں پاکستان کے تمام طبقات شامل ہیں۔ اور بکثرت شمال سے لیکے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک۔

ہر جگہ یہ سوال ہو رہے ہیں

عامۃ الناس جو مولوی نہیں ہے اُس کو تو سمجھ آنے لگ گئی ہے کہ کوئی واقعہ ہو رہا ہے ہمارے سامنے اور اُن کو یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ اس دفعہ اگر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے معاندین کو رسوا اور ذلیل کیا تو یہ یقیناً احمدیت کی وجہ سے ہوگا جہاں تک ہمارا زور چلتا تھا ہم تو لگا بیٹھے ہم تو کچھ نہیں کر سکے اتنی بصیرت اُن میں ضرور پیدا ہو چکی ہے اور وہ اگلا سوال کرتے ہیں کہ اب ہمیں یہ بتاؤ کہ کب فتح ہوگی پھر اگر ہو گئی اُس دن یا اُس مہینے میں یا اُس سال میں تو پھر ہم ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب فتح کا دن آئے گا لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا فتح سے پہلے جو منکر ہو چکے تھے جو انکار کر چکے تھے پھر اُن کو فتح کا دن کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اُن کا ایمان لانا لاحاصل ہوگا۔ بے کار اور بے فائدہ ہوگا سوال یہ ہے کہ ایمان فائدہ کیوں نہیں پہنچائے گا۔ ایک آدمی فتح دیکھ کر ایمان لے آتا ہے تو اُس کے ایمان کو تو فائدہ پہنچنا چاہئے بظاہر۔ اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جو فتح کے بعد قدرتی طور پر طبعاً اپنے نفس کی شرافت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے نشانات دیکھ کر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو

غلبے کے پجاری

ہوتے ہیں اور غلبے کی عبادت کرتے ہیں اس سے پہلے اُن کو نشانات نظر آ چکے ہوتے ہیں صداقت کے، یہ جو سوالات دل میں اُٹھتے ہیں یہ سوالات ہی اس لئے اُٹھتے ہیں کہ دل کے اندر احساس پیدا ہو چکا ہوتا ہے کہ یہ جماعت سچی لیکن منتظر رہتے ہیں کہ جب غلبہ ہوگا تب ہم [illegible] اس وقت فائدہ اُٹھائیں گے اب مصیبت میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

تو اوّل تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کا کوئی اجر نہیں ہے وہ اپنے نفس کی پہلے بھی عبادت کر رہے تھے بعد میں بھی نفس ہی کی عبادت کریں گے جب وہ ایمان لائیں گے۔ پہلے خدا کو پہچانیں گے مگر اس لئے نہیں کہ وہ خدا ہے۔ اس لئے کہ وہ غالب آ گیا ہے ان کی نظر میں۔ تو اگر اب تجزیہ کریں ان کی نفسانی کیفیات کا اور نفسیاتی کیفیات کا تو وہ اپنے نفس کے غلام ہیں۔ اور نفس کو جہاں سے فائدہ پہنچتا ہے وہاں وہ سر جھکانے کے لئے تیار ہیں تو کیسے اُن کو فائدہ پہنچے گا پھر اگر وہ فتح کے بعد ایمان لائیں گے۔ دوسرا اس میں ایک اور بھی مضمون ہے اور وہ یہ کہ

فتح سے پہلے کے ایمان کے نتیجے میں

انسان دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوتا ہے اور ایمان کا ثواب اس چیز سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ اور دو طرح سے کم سے کم دو طرح سے ایمان ایسے انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اوّل تو یہ کہ خدا کے منہ کی خاطر وہ دکھ اُٹھا رہا ہوتا ہے۔ آپ کی خاطر کوئی ذرا سی تکلیف اُٹھائے تو آپ میں سے جو شرفاء ہیں شریف النفس لوگ ہیں بعض دفعہ آپ کا دل چاہتا ہے کہ ہم سب کچھ اس پہ فدا کر دیں تو خدا کے متعلق تصور بھی آپ نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی خاطر دکھ اُٹھانے والوں سے کتنا پیار کرتا ہے۔ تو وہ وقت جو خدا کا پیار حاصل کرنے کا تھا وہ تو کھو دیا انہوں نے جب خدا کی خاطر اپنے آرام چھوڑنے کا وقت تھا وہ تو انہوں نے ضائع کر دیا اب جب وہ وقت ہاتھ سے نکل گیا نتیجے کے وقت تمہیں کون دکھ پہنچائے گا۔ اُس وقت تمہارا ایمان تمہیں فائدہ نہیں دے سکتا۔ دوسرا یہ کہ

اندرونی اصلاح کیلئے بھی دُکھ ضروری ہے

جب تک انسان کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر تکلیف نہیں اُٹھاتا اُس کے نفس کی اصلاح نہیں ہوتی چنانچہ ہمارا بھی تجربہ ہے کہ جماعت پہ جب آسائش کے دور آتے ہیں تو کچھ سستیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جب تکلیف اور تنگی کے دور آتے ہیں تو اسی جماعت میں سے نئے نئے ہیرے چمکتے ہوئے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کیفیت بدلنے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جو قدرتی ایک خدا تعالیٰ نے کارخانہ بنا رکھا تھا تمہاری اصلاح کا وہ تو بند ہو گیا وہ دکھوں کے زمانے تو لد گئے اب تو فتح کے زمانے آ گئے

إرشادِ نبوی ﷺ

اِجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ

(ترجمہ)

ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو!

محتاجِ دعا ـــ از اراکین جماعت احمدیہ [illegible]

بعد میں طرح اپنے نفس کی اصلاح کر لو۔ یہ آزمائش دور سے گزرے بھی نہیں، جو آزمائشیں نفس کی اصلاح کیا کرتی ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے اور پھر بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو مہلت نہیں دی جائے گی یعنی ایمان فائدہ دے نہ دے یہ الگ بحث ہے۔ اُس وقت اُن کے پکڑے جانے کا وقت آ جائے گا اور جب پکڑے جانے کا وقت آ پہنچے تو پھر یہ کہنا کہ اب میں ایمان لے آتا ہوں اس کے تو کوئی معنی نہیں رہتے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ! اُن سے اعراض فرما اور وہ جو نتیجے کا دن پوچھتے ہیں ان کو یہ جواب دے کہ کب دن آئے گا ان کو صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ تمہیں وہ دن فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ وَانْتَظِرْ اور تو انتظار کر اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ وہ بھی انتظار کر رہے ہیں وہ بھی کچھ دیکھنا چاہتے ہیں اب انتظار کا حکم تو دے دیا لیکن کتنا انتظار کرنا۔ کب تک دیکھیں۔

کب وہ وقت آئے گا

کہ یہ صبح طلوع ہوگی اس کے متعلق ذکر نہیں فرمایا کہ کب ہوگی۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ بھی اس وقت ایسے ہی دور سے گزر رہی ہے کہ انتظار ہی کا ہمیں حکم ہے اور انتظار ہم کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن جہاں تک خوشخبریوں کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل جاری ہیں۔ اور تمام دنیا میں حیرت انگیز طور پر ایک دوسرے سے انطباق رکھتی ہوئی ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہوئی رؤیا اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے جماعت کو اور حیرت کے ساتھ انسان دیکھتا ہے کہ بعض مہینوں میں ایک ہی مضمون کی رؤیا مشرقی ممالک میں بھی دکھائی جا رہی ہے اور مغربی ممالک میں بھی دکھائی جا رہی ہے۔ اور ایسی زبان میں دکھائی جاتی ہیں جن کو دیکھنے والا سمجھ بھی نہیں رہا ہوتا۔ اور یہ جو سلسلہ ہے یہ ایک اپنے اندر اندرونی حکمت اور منطق رکھتا ہے۔ اس کی اپنی ایک زبان ہے اور جب وہ اکٹھی ہوتی ہیں ساری دنیا سے رؤیا اور بعض کشوف اور بعض الہامات تو ایک تصویر نکھرتی چلی جا رہی ہے اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بار بار اللہ تعالیٰ نے مبشرات عطا فرمائیں کشوف دکھائے الہاماً تسلی دلائی اس لئے میں گزشتہ چند ماہ سے

جماعت کو بار بار خوشخبریاں

دے رہا ہوں کہ تم بالکل مطمئن رہو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے نشان دکھائے گا اور ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا یہ بات تو دنیا میں کوئی ٹال ہی نہیں سکتا یہ تقدیر تو بدل سکتی ہی نہیں کہ جماعت احمدیہ غالب آئے اس لئے کوئی غم اور کوئی فکر نہیں۔ ان امور کو دیکھ کر بعض لوگ پریشان ہو گئے ہیں۔ اور بعضوں نے مجھے کچھ پیار سے محبت سے اور ادب کے ساتھ سمجھانے کی بھی کوشش کی ہے کہ تم فتح کی باتیں کر رہے ہو خوشخبریاں دے رہے ہو جماعت کو پتہ نہیں وہاں کیا حالات ہیں۔ چنانچہ بعض اُن میں سے یہ کہہ رہے تھے مجھے اور انہوں نے حالات کا ایک اندازہ لگایا ہے دُنیا کے لحاظ سے وہ کہتے ہیں کہ دیکھو پاکستان میں ریفرنڈم کے نام پر جو کچھ بھی ہوا بہرحال پانچ سال کے لئے ایک ضمانت مل گئی اور ہم اپنی قوم کو جانتے ہیں۔ ہم اپنی قوم کی نفسیات سے باخبر ہیں۔ اس وقت اُن کی اخلاقی حالت مسلسل استبداد کے نیچے رہ کر مسلسل آمروں کے نیچے وقت گزار کر ایسی گر چکی ہے کہ اُن میں طاقت نہیں رہی ہے مقابلے کی اور وہ دھاندلیوں کے باوجود بھی اُٹھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے اُن سے آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ کھل کر

بعض مجھے کہتے ہیں

کہتے ہیں ہم اپنی قوم کی نفسیات سے باخبر ہیں۔ ہوگا یہ کہ چونکہ یہ اقتدار بظاہر پانچ سال کے لئے پختہ ہو چکا ہے خوب گڑ گیا ہے اس لئے اب ہماری بھی قوم ہے۔ اس میں سے ہر پارٹی کے لوگ بھیڑ چال کے طور پر [illegible] دوڑ پڑیں گے اور ہر ایک یہ سوچے گا کہ میں اس موقعے سے پیچھے نہ

رہ جاؤں اس سے پہلے جنہوں نے تعاون کیا تھا پانچ چھ سال ہو گئے تھے سال ہو گئے کسی کو بھی تب وہ موقعیں لوٹنے رہے اور ہم باہر بیٹھے خواہ مخواہ منہ دیکھتے رہ گئے۔ اب ایک اور موقعہ خدا نے دیا ہے دیکھو نہ آگے بڑھو اور اُس پارٹی کے ساتھ شامل ہو جو حکومت کے ساتھ ہے اگر اُن کو کتا چاہئے تو کتا کے بھیس میں سامنے آؤ اگر اُن کو جھوٹے لوگ چاہئیں تو جھوٹے بن کے سامنے آؤ اگر انہیں بدکردار چاہئیں تو بدکردار ہو کر سامنے آؤ ہر چیز کو قربان کر دو مگر اپنے نفس کو قربان نہ کرو۔ ہوش کرو عقل کرو آگے بڑھو اور

جو وقت کا آپر کہتا ہے

اس کے مطابق عمل شروع کر دو۔ یہ ہے قوم کی نفسیات اُن کے نزدیک کہنے والوں کے نزدیک۔ اور جو تازہ دیکھ کر آئے ہیں وہاں کے حالات وہ کہتے ہیں کہ بالکل یہی کیفیت ہے تم دیکھو گے کہ اچانک ایک بند ٹوٹ جائیگا ہر ایک ایک دوسرے سے خوشامد میں سبقت کرنے لگے گا۔ ہر ایک اپنے سابقہ دعاوی سے منہ موڑے گا اور کہے گا کہ یہ تو غلطی ہوگئی تھی اب ہمیں ہوش آگئی ہے۔ آپ تو سچے مسلمان دُنیا کے اسلام کے محسن اعظم آپ تو اس لائق ہیں کہ آپ کو امیر المومنین کہا جائے خلیفۃ المسلمین کہا جائے آپ سے عدم تعاون کر کے ہم نے اپنی دنیا اور عاقبت دونوں بگاڑ لی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے توبہ کرتے ہوئے لوگ آگے آئیں گے اور ٹکٹ مانگنے شروع کر دیں گے اور اُس وقت پھر عوام کو یہ روک کوئی نہیں سکے گا۔ یہ جب ایک دفعہ بند ٹوٹ جائے اور پھر ٹوٹا جائے تو ریفرنڈم والا حال نہیں ہوگا اس وقت ایک آدمی کا [illegible] کیسے وقت اب وہ کہتے ہیں ساری قوم کے اندر چھوٹے چھوٹے حلقوں میں ہر سیاسی لیڈر کی دلچسپی اس بات میں ہوگی کہ وہ آگے آ جائے تو ایک آدمی کی دفعہ تو وہ بیٹھے رہتے تھے عدم دلچسپی کے ساتھ گھروں میں۔ اُن کو پرواہ ہی کوئی نہیں تھی کوئی اُن کو ووٹ ڈالتا ہے کہ نہیں ڈالتا لیکن اب جبکہ وہ آچکے ہیں۔ اب تو ہاروں کو پرواہ ہو گئی ہے اُن کی اور اپنی خاطر ہر حلقے میں کچھ وقت کے حکومت کے پجاری پیدا ہو جائیں گے۔ اور اُن کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ چنانچہ اگر اخبارات کی خبریں درست ہیں تو اس قسم کا ماحول پیدا نہیں ہوگا۔ انہوں نے مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ کوئی وقت ہے ایسی باتیں کرنے کا خوشخبریوں کا مگر اُن کو پتہ نہیں کہ یہی تو وقت ہوا کرتا ہے۔

مذہب کی دنیا میں تو یہی وقت ہوتا ہے

باہر کی دنیا کا مجھے علم نہیں جب رات خوب بھیگ جاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے جب وقت رینگنا بھی بند کر دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اب مصائب کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اُسی وقت خدا کی رحمتیں جلوہ دکھاتی ہیں۔ اور بڑی قوت کے ساتھ دلوں پہ الہام کرتی ہیں کہ تمہاری فتح کی صبح طلوع ہونے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!

الرؤف جیولرز

۱۲ خورشید نمائش مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی فون نمبر ۲۰۶۹

والی ہے اس سے مایوس نہیں ہونا۔ اس لئے یہی تو وقت ہے۔ ورنہ تو ہم دنیا کے بندے ہوں گے۔ ہم میں اور خدا کے بندوں میں فرق کیا رہے گا۔ میں نے کہا تم دنیا کی علامتیں پڑھتے رہو اور فیصلے دیتے رہو۔

میں تو وہی کہوں گا جو خدا مجھے کہتا ہے

اللہ کی حکمت بالغہ زیادہ جانتی ہے۔ کہ وہ وقت کب آئے گا۔ مگر خوشخبریوں کا وقت تو بہرحال آچکا ہے۔ ورنہ وہ کبھی خوشخبریاں نہ دیتا اُن کے پورے ہونے کے دن کب ہوں گے یہ میں نہیں جانتا۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں ' اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ خوشخبریاں دینے کا وقت آچکا ہے۔ یہ وقت ہے کہ قوم کو لازماً بتانا پڑے گا۔ کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور خدا تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے اسی خدا نے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اُسی خدا کے کلام میں میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ اور آپ کو سمجھاتا ہوں۔ کہ ان لوگوں سے اعراض کریں اور انتظار کرتے رہیں۔ یہ تقدیر تو بہرحال کوئی ٹال نہیں سکتا کہ

آپ نے لازماً فتح یاب ہونا ہے

کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو ٹال نہیں سکتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں نے لازماً ذلیل و رسوا ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

اس لئے یہ باتیں کہنے کا تو یہی وقت ہے۔ مگر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اُمیدیں بن جائیں اور لوگ جلدی سمجھنے لگ جائیں اور کچھ تاخیر ہو جائے اور پھر دلوں کو ٹھوکر لگے۔ اور پھر آپ کو بھی صدمہ پہنچے کہ اوہو یہ کیا ہو گیا بعض لوگوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا' یہ ہمیں سمجھاتے ہیں کہ تمہیں ٹھوکر نہ لگ جائے۔ صدمہ نہ پہنچ جائے۔ ان کو علم نہیں ہے کہ میں تو اس مٹی کا بنا ہی نہیں ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔

اللہ سے میرا عاجزی اور انکساری کا جہاں تک تعلق ہے

خدا سے ناراضگی اور مایوسی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک اُمنگوں کا تعلق ہے۔ اپنے رب کی رحمت سے اُمیدوں کا تعلق ہے' اپنے استحقاق کے نتیجے میں نہیں محض اس لئے کہ وہ رحمان اور رحیم ہے، میری اُمیدوں کی انتہا ہی کوئی نہیں ہے۔ اُمنگوں کا کوئی آخری کنارہ نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک رضا اور تسلیم کا تعلق ہے۔ میرا سر تو اُس کے پاؤں کی خاک سے اُٹھ ہی نہیں سکتا کبھی۔ اس لئے اس سے کسی طرح کا صدمہ ہو سکتا ہے۔ اس سے کیسے انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو بات کہی تھی وہی بات آج بھی سچی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وہ میرے دل کو چٹکیوں میں اُڑا کر کل کر دیں فرماتے ہیں
عاشق بھی کبھی معشوق کا شکوہ اپنی زباں پر لاتے ہیں
میں اُن کے پاؤں چھوتا ہوں اور دامن چوم کے کہتا ہوں
دل آپ کا ہے اور جان آپ کی ہے پھر آپ یہ کیا فرماتے ہیں

اے میرے خدا! اگر ساری زندگی مجھے بیابانوں میں سفر کرتے ہوئے بسر ہو جائے اور ایک لمحہ چین نہ رہے تب بھی

تیری رضا کی قسم

میں تیری رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوں گا اور یہ جماعت تیری رحمت سے انشاء اللہ کبھی مایوس نہیں ہوگی۔ تو خوشخبریاں دے رہا ہے ہم ایمان لانے والے بیٹھے ہیں۔ تو کہتا ہے تمہاری فتح کے دن آرہے ہیں، ہم کہتے ہیں اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ وہ ضرور آئیں گے اور کوئی نہیں ہے جو ان کو ٹال سکتا ہے۔ مگر جہاں تک انتظار کا تعلق ہے تو نے جتنا انتظار کروانا ہے کروا۔ اور دیکھے گا۔ اے خدا! تو ہی ہمیں توفیق بھی عطا فرمائے گا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس انتظار میں کبھی کوئی شکوے کا کلمہ زبان پر نہیں لائیں گے۔

یہ تو ہے تسلیم و رضا کی کیفیت اور جہاں تک اُمنگوں اور اُمیدوں کا تعلق ہے اُن میں ایسی سربلندی خدا نے بخشی ہے کہ کوئی دنیا کی طاقت ان کا سر جھکا ہی نہیں سکتی۔ ناممکن ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ روز میں خدا کی فتح کو قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ ان علامتوں کی وجہ سے نہیں جو برعکس نتیجے ظاہر کر رہی ہیں بلکہ اُن بشارات کے نتیجہ میں' اُن کشوف کے نتیجہ میں' تمام دنیا پر جو ترشح ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریوں کا' ان کے نتیجے میں۔ اس لئے

میں اُمید رکھتا ہوں خدا سے

کہ ہم لوگ زندہ رہیں گے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان معجزات رونما ہوتے دیکھیں گے۔ اور احمدیت کے دشمنوں کو خائب و خاسر اور ناکام اور یقیناً نامراد ہوتے دیکھیں گے۔

لیکن اگر اُس کی تقدیر نے کچھ اور فیصلہ فرمایا ہے۔ اگر لمبی آزمائش کے دن ہیں اور بہت بڑی بڑی فتوحات نے بعد میں آنا ہے تو ہم تو کم فہم لوگ ہیں۔ ہم تو اُس کی تقدیر کے اندرونی معاملات سمجھ نہیں سکتے۔ اتنا یقین ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہم ہاتھ دیا ہے وہ کبھی ہمیں نامراد اور ناکام نہیں چھوڑے گا۔ وہ ایک یقینی ہاتھ ہے۔ جو کبھی بھی اس کو جو اُمید کے ساتھ اور محبت اور یقین کے ساتھ تھامتا ہے اسے کبھی بھی رسوا اور نامراد نہیں دیکھے گا۔ وہ کسی بے وفا کا ہاتھ نہیں ہے۔ وہ ایک قادر و توانا'

سب وفاداروں سے بڑھ کر وفا کرنے والے کا ہاتھ

ہے۔ اس لئے اُس ہاتھ کو تھامے رہیں۔ اپنی عبودیت کے مقام کو سمجھتے رہیں۔ اور اُس خدا کی عظمت کو دیکھیں تو اپنی اُمیدوں کو بلند کریں اور اپنی عبودیت کی طرف نگاہ کریں تو زمین میں پس جائیں اور خاک بن جائیں اس کے پاؤں کی اور وہم و گمان بھی نہ کریں کہ آپ بھی کسی رنگ میں کوئی شکوے کا حق رکھتے ہیں۔ ۔۔

درخواست ہائے دُعا

٭۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ منور آباد۔ سرینگر اپنے بیٹوں عزیزان محمد اقبال اور منیر احمد سلمہما کی ماہ مئی میں ہونے والی شادیوں کے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے اور دونوں عزیزان کے ہر شر اور پریشانی سے محفوظ رہنے کے لئے۔

٭۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب نواب پیٹھ (محبوب نگر) آندھرا اپنے بیٹے عزیز شیخ چاند سلمہا کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز اپنی خوشدامن اور اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ ٭۔ عزیز صلاح الدین سعدی ابن مکرم فیروز الدین صاحب انور کٹک' اپنے چھوٹے بھائی عزیز جلال الدین شمس جس کا اسی ماہ اپینڈیکس کا اپریشن ہوا ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت یابی کے لئے۔ ٭۔ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور' پیش نظر نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ ٭۔ مکرم اظہار احمد صاحب لاہور اپنی اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ٭۔ مکرم راجہ غالب احمد صاحب لاہور' ملازمت کے سلسلہ میں درپیش جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

٭۔ مکرم عبداللہ علی صاحب اور مکرم صدیقی صاحب لاہور' نیک مقاصد میں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ ٭۔ مکرم غلام محمد صاحب لون ساکن کاٹھ پورہ (کشمیر) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے میوہ جات کے باغ کے ہر آفت اور نقصان سے محفوظ رہنے اور پھلوں کی بھرپور فصل حاصل ہونے کیلئے۔

٭۔ مکرم عبدالغفار صاحب بنارس سے مکرم سید عابد حسین صاحب' جو کچھ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور ضعف سے علیل ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے۔

٭۔ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ ان دنوں شدید بیمار ہیں کامل و عاجل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

کنڈور (ضلع وارنگل) کانفرنس میں

ہم نے کیا دیکھا؟ اور کیا سُنا؟

از محترمہ اعظم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد البشیر الدین صاحب صدر صوبائی لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

کنڈور (ضلع وارنگل آندھرا پردیش) میں جماعتِ احمدیہ کی کانفرنس کے تعلق سے جب سُنا گیا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک پسماندہ گاؤں میں کانفرنس منعقد کرنے سے کیا حاصل ہوگا؟ مگر خدائی کام ایسے ہوتے ہیں جو انسانی خیالات کی دنیا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں ـــــ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور کنڈور جیسے دیہہ میں تین دن عید اور تین رات شب برات کا منظر دیکھنے میں آیا۔ آندھرا پردیش کی مختلف جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جبکہ صرف حیدر آباد سے دو صد کے قریب مرد اور خواتین، بسوں۔ کاروں اور موٹر سائیکلوں کے ذریعہ کنڈور پہنچے۔ اس کے علاوہ ضلع وارنگل کی مختلف جماعتوں، مثلاً تامڑپلی۔ حڈور۔ گھن پور وغیرہ سے بھی احمدی مرد و زن۔ بچے اور بوڑھے، بیل گاڑیوں پہ جوق در جوق جلسہ میں شرکت کی خاطر کنڈور پہنچے چند افراد ایسے بھی دیکھنے میں آئے جو چھ چھ سات سات میل دور سے پیدل تشریف لائے۔ ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر دل میں تمام سوالات کی بوچھاڑ شروع ہوگئی۔

ارے! یہ تو اَن پڑھ اور جاہل دیہاتی ہیں جن کا رہن سہن ہریجنوں جیسا ہے۔ صرف نام سے مسلمانیت ٹپکتی ہے۔ نہ انہیں کلمہ آتا ہے۔ اور نہ نماز ـــــ تہذیب و تمدن پر بھی ہندو رنگ چڑھا ہوا ہے۔ عادی شرابی اور شرک و بدعت میں مست یہ دیہاتی، آخر انہیں ہو کیا گیا ہے ـــــ؟

آخر ان لوگوں میں ایک پاک تبدیلی کیسے رونما ہوگئی۔ جو اس طرح دیوانہ وار جلسہ میں شرکت کی خاطر کھنچے چلے آرہے ہیں ـــــ؟ وغیرہ

ان تمام سوالات کا واحد جواب یہ ہے۔ کہ ان جاہلوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا ہے۔ زمانہ کے امام پر ایمان لائے ہیں۔ اور حق و صداقت کو پہچانا ہے۔ جس کی بدولت وہ ایک مومن مسلمان بن گئے ہیں۔ جس کی مثال آج سے پندرہ سو سال پیشتر عرب کے جاہلوں سے ملتی جلتی ہے ـــــ اب ہم زنانہ پنڈال میں بیٹھے اَن پڑھ مگر مخلص دیہاتی مردوں کی ٹوٹی پھوٹی تقریریں سُن رہے تھے کہ :-

"جب ہم شراب پیتے تھے۔ جب ہم کلمہ نہیں پڑھتے تھے۔ جب ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب ہم جھنڈوں کو پُوجتے تھے ـــــ اُس وقت ہمارا کوئی پُرسان حال نہیں تھا۔ اور آج جب کہ ہم کلمہ کی حقیقت جانتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ دُعائیں کرتے ہیں۔ چندہ دیتے ہیں۔ شراب نہیں پیتے۔ جھنڈوں کی منتیں ترک کر چکے ہیں۔ تو مخالفین کی طرف سے ہمیں ان ارکانِ اسلام پر عمل کرنے سے کیوں منع کیا جاتا ہے؟"

یہ بات تو دلیسی ہی ہوئی جیسے کہ شاہِ نجاشی کے دربار میں جب ایک اسلامی وفد سے ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوالات کئے گئے تو ان کا جواب بھی یہی تھا۔ کہ :-

"اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم بُتوں کی پرستش کرتے تھے۔ شراب ہماری گھٹی میں پڑی تھی۔ ہم زانی تھے۔ ہم ہر بُرے کام کو طرۂ امتیاز سمجھ کر کرتے تھے۔ مگر اب جب کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کر رہے ہیں۔ تمام برائیوں اور گناہوں کو بیزار ہو کر ترک کر رہے ہیں اور مخلوقِ خدا سے ہمدردی سے پیش آرہے ہیں۔ تو مخالف ہیں کہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہے ـــــ"

یہ تو سنّتِ خداوندی ہے کہ ہر نبی کے زمانہ میں یہی ایمان افروز نظارہ دیکھنے اور سننے میں آتا ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی وہاں جو دیکھا وہ یہی ایمان افروز نظارہ تھا اور جو سُنا وہ یہی عبرتناک باتیں تھیں ـــــ!

کنڈور کا جلسہ نہ صرف تبلیغی لحاظ سے کامیاب و کامران رہا بلکہ تربیتی لحاظ سے بھی بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس لئے کہ ہم جیسوں کے ایمان میں بھی ایک جولانی پیدا ہوگئی۔ اور ہم یہ جائزہ لینے پر مجبور ہوگئے کہ کہیں ہم ایمانی لحاظ سے اور قربانیوں کے لحاظ سے دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ میں یہاں صرف مستورات کے تعلق سے کچھ عرض کروں گی۔ جیسے کہ میں نے تحریر کیا ہے۔ کہ جلسہ کی خاطر مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کو لے کر آئی تھیں۔ نہ گرمی کی پرواہ اور نہ مزدوری میں دو دن کے گھاٹے کا خیال ـــــ اور معلوم ہوا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد سے عورتیں کچھ ڈھنگ سے کپڑے بھی پہننے لگ گئی ہیں۔ ہم جب حیدر آباد سے وفد کی شکل میں کنڈور پہنچے تو وہاں کی عورتوں نے انتہائی خلوص کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور ہماری ہر طرح سے خدمت کی۔ ہمارے لئے اپنے گھر صاف کر کے خالی کر دیئے تھے وہیں ہمارا قیام رہا۔

مؤرخہ ۲۴/۳/۸۵ کی صبح نو بجے خاکسار اعظم النساء صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی زیرِ صدارت لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید ہوا۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکریٹری تبلیغ نے عہد نامہ دُہرایا۔ اور اس کا تلگو ترجمہ بھی سُنایا۔ محترمہ ساجدہ الدین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسارہ نے افتتاحی تقریر کی جس کا ترجمہ تلگو زبان میں کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ ایک عورت روانی کے ساتھ تلگو بولنے والی ہمیں مل گئی۔ اس نے بہت عمدہ ترجمہ کیا۔ جس کا وہاں کی عورتوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہاں لجنہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ اور صدر لجنہ کا بھی انتخاب کیا گیا۔ اس کے بعد کنڈور کی ناصرات کا حفظ قرآن اور نظم خوانی کا مقابلہ ہوا جس میں تقریباً تیس لڑکیوں نے حصہ لیا۔ ان سب بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی جانب سے سلیٹیں۔ نوٹ بکس۔ پنسلیں اور چاکلیٹ بطور انعام دیئے گئے۔ دوران اجلاس سوال اُٹھایا گیا کہ "صدر لجنہ ہم میں سے نہ بنائی جائے۔ اس لئے کہ ہم سب ہی اَن پڑھ ہیں۔ حیدر آباد سے کوئی آئے اور ہمیں پڑھایا جائے"۔ شکایت اپنی جگہ بجا تھی۔ ہم نے انہیں سمجھایا کہ اس کے لئے ہم کوشش کریں گے۔ فی الحال یہ صدر محض تنظیم کو برقرار رکھنے کی خاطر بنائی گئی ہیں۔ دوران میٹنگ دُعا کے بعد دو صد کے قریب مستورات نے وہیں پنڈال میں کھانا کھایا۔

وہاں کی عورتوں کی یہ شدید خواہش تھی۔ کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ سے ملاقات کریں۔ لہٰذا حضرت صاحبزادہ صاحب نے از راہِ شفقت زنانہ پنڈال میں تشریف لا کر تمام بہنوں کے سلام کا جواب دیا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے جس کا تلگو ترجمہ سُنایا گیا۔ حضرت میاں صاحب نے انہیں بتایا کہ صدر، خدمت کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے نہ کہ خدمت لینے کے لئے۔

جلسے کے دونوں دن صبح سے شام تک کنڈور اور اس کے مضافات کی عورتیں جلسہ کی کاروائی سننے کی غرض سے پنڈال میں بیٹھی رہیں۔ اور نماز باجماعت میں بھی شرکت کرتی رہیں۔

کنڈور کی کانفرنس میں جو باتیں بطورِ خاص ہر کس و ناکس کے مشاہدہ میں آئیں۔ وہ وہاں کی جماعت کا جوش، والہانہ جذبہ، ان کے اللہ اکبر کے نعرے اور آتے جاتے السلام علیکم کی صدائیں تھیں۔ ان کی تقاریر سے یہ پتہ چلتا تھا کہ وہ احمدیت قبول کر کے اتنے خوش اور مطمئن ہیں کہ مخالفین کی ہر مخالفت سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہیں۔

مستورات میں جو بات منظرِ عام پر آئی وہ ان کا مطالبہ کہ "ہمیں پڑھاؤ۔ اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرو۔" ہر عورت مجسم التجا تھی کہ ہمیں سکھاؤ۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ دینِ اسلام کیا چیز ہے۔ ہماری اس پیاس کو بجھاؤ۔" بہنوں کا یہ مطالبہ سن کر ہمیں بے ساختہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد آگیا کہ "جب اسلام میں فوج در فوج لوگ داخل ہوں گے تو ان کی طرف سے مطالبہ ہوگا کہ ہمیں پڑھاؤ۔ اگر تم ان کے اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکے تو پھر تم ہی اس کے ذمہ دار ہوں گے۔"

ہزاروں رحمتیں ہوں اس مقدس وجود پر جس نے وقفِ عارضی کی اسکیم جماعت کے سامنے رکھی۔ خدا کرے کہ ہم اس اسکیم کو بروئے کار لائیں اور اس کے ذریعہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ آمین ثم آمین

۲۳؍ مارچ ——— یومِ مسیح موعود علیہ السلام

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح ۔ نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

از مکرم عبد العزیز صاحب شاہد ۔ مشنری انچارج فجی ۔ آئی لینڈ

۲۳؍ مارچ کا دن دُنیائے احمدیت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اسی لئے ۲۳؍ مارچ کا دن تمام اکنافِ عالم میں جماعت ہائے احمدیہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دُنیا کے چاروں کونوں پر آباد ہے، اس دن کو پُوری عقیدت اور شان سے مناتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج سے ۹۶ سال قبل یعنی ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق (جس کی تفصیل قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلعم میں موجود ہے) مبعوث فرمایا۔ آپ نے بحکم خداوندی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ اور ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلہ بیعت جاری فرمایا۔ اس وقت سے لے کر آج تک آپ کے ہاتھ پر اور آپ کے خلفائے عظام کے ذریعہ لاکھوں بندگانِ خدا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت، اور قوتِ قدسیہ کے طفیل بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ بتائیدِ خداوندی شب و روز پوری شان و شوکت کے ساتھ ہزاروں طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے تمام اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! ۲۳؍ مارچ کی مناسبت سے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بانیٔ احمدیت یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی بابت کچھ بتاؤں تا سننے اور پڑھنے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت معلوم کر سکیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام ۱۷؍ فروری ۱۸۳۲ء مطابق ۱۴؍ رمضان المبارک ۱۲۴۷ ہجری بروز جمعۃ المبارک بوقت نماز فجر۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے گھر قادیان (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ مثل مشہور ہے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات، بالکل اس مثل کے مطابق حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا بچپن بھی نہایت ہی پاکیزہ اور درخشندہ تھا۔ نہ شوخی نہ شرارت۔ جوانی بھی پاک و مطہر۔ ابتداء سے ہی قرآن کریم سے عشق۔ ذکرِ الٰہی میں انہماک۔ زیادہ وقت مسجد میں گزارتے اور عبادتِ الٰہی کرتے۔ گویا قرآن کریم کا مطالعہ۔ ذکرِ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود ـــ یہی تھی آپ کی عادتِ مبارکہ۔

جب آپ کی عمر قریباً ۱۶ ۱۷ سال کی تھی تو آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"اوائل جوانی میں ایک رات میں نے رویاء میں دیکھا۔ کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ حضور صلعم کہاں ہیں۔ انہوں نے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں اندر چلا گیا۔ ...... اور جب میں حضور صلعم کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ کا حُسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی شفقت و پر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا۔ اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا......"

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ تین چیزوں سے معمور تھی۔
اوّل۔ تعلق باللہ
دوسرے۔ عشق محمد رسول اللہ
اور تیسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔

حفاظتِ الٰہی کا معجزانہ واقعہ

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:- "ایک رات میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ یا سولہ آدمی اور بھی تھے، رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا۔ کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا خوف کی بات نہیں۔ اور یہ کہہ کر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز آئی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا۔ جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے۔"

دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کی برکت سے دوسروں کو بھی بچا لیا۔

قبولیتِ دعا کا نشان!

سیرت حضرت احمد علیہ السلام میں ہزاروں ایسے واقعات ہیں جن سے قبولیتِ دعا کے نشانات ظاہر ہوئے لیکن اس وقت کی مناسبت سے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

۱۸۸۱ء میں قادیان میں ایک شریف آریہ دوست لالہ ملاوا مل رہتے تھے وہ سخت بیمار ہو گئے اور مرض دق میں شدید مبتلا تھے۔ ایک روز وہ خود ہی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بے قراری سے رو پڑے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرا دل اس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرت احدیت میں اس کے حق میں دُعا کی۔ چونکہ حضرت احدیت میں اس کی صحت مقدر تھی اس لئے دُعا کرنے کے ساتھ ہی الہام ہوا "قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا" یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ اسی وقت اس ہندو دوست اور نیز کئی اور ہندوؤں کو کہ جو اب تک اس قصبہ میں موجود ہیں...... اس الہام سے اطلاع دے دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گذرا ہوگا کہ ہندو مذکور اس جانگداز مرض سے بکلی صحت پا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

اگر آپ اس دور کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ یعنی حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی بعثت سے قبل کا، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام بالکل کسمپرسی کے عالم میں تھا۔ چاروں طرف سے اس پر حملے ہو رہے تھے اور اسلام کو دُنیا سے مٹانے کی ہر کوشش کی جا رہی تھی۔ اور مفکرینِ اسلام مرثیہ خواں تھے۔ چنانچہ اس دالمتِ زار کا نقشہ علامہ حالی یوں کھینچتے ہیں:-

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

علامہ اقبال لکھتے ہیں:-

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

یہ تھا گویا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا قرآنی نقشہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام اور احیاءِ دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک عاشقِ رسول اللہ صلعم یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اپنے وعدہ کے مطابق کشتیٔ اسلام کو پار لگانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ تا دُنیا یہ جان لے کہ اسلام ایک زندہ مذہب قرآن کریم ایک

زندہ کتاب اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ چنانچہ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں یہ ثابت کر دیا کہ واقعی اسلام اور بانیٔ اسلام اور قرآن کریم زندہ ہے۔ چنانچہ اہلِ حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ :-

”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ ...... اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی آیات یعنی آیتِ استخلاف۔ آیت وآخرین منہم اور ھو الذی ارسل رسولہ و دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کہ حضرت امام مہدی ۱۲۴۰ برس بعد مبعوث ہوں گے ... حدیث الآیات بعد المأتین اور اس پیشگوئی کے مطابق کہ مہدی کا ظہور تیرہویں صدی میں ہوگا (بزرگانِ اُمت) و دیگر آیات بیّنات کے مطابق ۱۳۰۰ ہجری میں مسیح موعود کا دعویٰ فرمایا۔ اور لوگوں کو اس طرف بلایا اور فرمایا کہ :-

شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی۔ کبھی ضائع نہیں کرنا چاہتا کہ اسلام بھی ایک پرانے قصّوں کا ذخیرہ جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔“

وہ آسمانی نور آگیا۔ وہ آسمانی پانی نازل ہو گیا جس کے آنے سے اکنافِ عالم کی سعید روحیں روحانی طور پر اس آسمانی چشمہ سے پانی پی رہی ہیں۔

پس مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس آسمانی آواز پر لبیک کہا اور اپنے خالق و مالک، کھیون ہار پرمیشر اور اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی دعاؤں کا وارث بنا۔

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جو بیج بویا گیا، وہ آسمانی تقدیر کے مطابق ہزاروں ابتلاؤں۔ روکوں اور مخالفانہ آندھیوں کے باوجود آج ایک تناور درخت کی شکل میں ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور دنیا میں بسنے والے ہر رنگ و نسل کے انسان اس آسمانی چشمہ سے پانی پی رہے ہیں۔ اور اس سدا بہار درخت کے ٹھنڈے سایہ تلے پوری حفاظت و امان کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔

اے جزائر فجی کے رہنے والو! حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لیے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ...... کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں؟ ...... اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔“

پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے بارہ میں حضرت احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

یہ ہے وہ فتح جس کا اوریس منظر ۲۳ مارچ کے دن کا۔ جسے دنیا کا ہر احمدی دنیا کے ہر کونے میں پوری عقیدت اور شان سے مناتا ہے۔

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے .... تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے۔ وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم ”امیر جماعت احمدیہ قادیان“ کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ؎

(اخبار قادیان)

ایک مبشر احمدیت کی بیرون ملک روانگی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولوی محمد زبید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ، اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے مع اہل و عیال مورخہ ۱۲/۴/۸۵ کو قادیان سے بیرونِ ملک روانہ ہوئے۔ اس سے قبل مورخہ ۳/۴/۸۵ کو دفتر تحریک جدید کی طرف سے مورخہ ۱۱/۴/۸۵ کو دفتر وقفِ جدید کی طرف سے اور مورخہ ۱۵/۴/۸۵ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے موصوف کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ ہر سہ تقاریب اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور تبلیغی میدان میں نمایاں خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ لندن کے حالات

مورخہ ۲۵/۴/۸۵ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا نے جلسہ سالانہ لندن کے وہ مختصر مگر انتہائی دلچسپ اور روح پرور حالات بیان کئے جو موصوف کو حیدرآباد سے لندن جانے والے احباب کی زبانی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطابات کی کیسٹوں سے معلوم ہوئے تھے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ اس بابرکت روحانی اجتماع کے بارہ میں ابھی تک تفصیلی رپورٹ کا انتظار ہے۔

درخواستِ دعا

○- مکرم شیخ عبد الحکیم صاحب پوسٹ ماسٹر سی آر پی لائین بھینبشور نیا مکان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

اکنافِ عالم میں تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کا دوسرا یوم تبلیغ

مکرم حافظ کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۳/۲/۸۵ کو بمقام VLISSINGEN دوسرا کامیاب یوم تبلیغ منانے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

حسب پروگرام صبح ساڑھے نو بجے مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد مکرم ہبۃ النور فرحان صاحب امیر ہالینڈ، مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل، مکرم عبد الحمید خان صاحب، مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم نصیر صدیقی صاحب، عزیزہ امری ظفر صاحب، مکرم ظفر احمد چوہدری صاحب، عزیز عبد اللطیف صاحب اور خاکسار پر مشتمل تبلیغی وفد تین کاروں پر روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے VLISSINGEN پہنچا جہاں ثقافتی انتظامیہ کے تعاون سے ایک بہت بڑا مرکزی بک سٹال شہر کے بارونق علاقہ میں اور ایک چھوٹا بک سٹال مکرم ہبۃ النور فرحان صاحب کی زیر نگرانی بازار کے دوسرے حصہ میں لگا دیا گیا۔ اور تقسیم لٹریچر کے لئے احباب کی شہر کے مختلف علاقوں میں ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہر دو بک سٹالوں پر بہت سے افراد نے آکر لٹریچر حاصل کیا۔ اسی طرح شہر کے اطراف میں بھی کافی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مقامی PINKSTER چرچ کی طرف سے تین ڈچ نوجوان مرکزی سٹال پر آئے اور تفصیلی گفتگو کے بعد لٹریچر لے کر گئے۔ غیر مسلموں کے علاوہ مراکش، ترکی، سورینام وغیرہ ممالک کے کئی مسلمان عرب لٹریچر حاصل کرنے کے لئے سٹال پر تشریف لائے۔ ایک مصری مسلمان نے بھی اپنے ریسٹورانٹ پر رکھنے کے لئے لٹریچر حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام دوستوں نے شام پانچ بجے تک انتہائی دلچسپی اور اخلاص سے اسلام کا نام بلند کرنے کی کوشش کی۔ اس موقعہ پر تقریباً پانچ ہزار کی تعداد میں ڈچ لٹریچر تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج مترتب کرے اور احباب جماعت کو ان کے مخلصانہ تعاون کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

لاس اینجلس (امریکہ) میں مشن ہاؤس کے لئے عمارت خرید لی گئی

مکرم منیر احمد صاحب چوہدری مبلغ سلسلہ مقیم لاس اینجلس (امریکہ) اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مسلسل دعاؤں اور توجہ کے طفیل یہاں ہم نے پانچ ایکڑ رقبہ پر مشتمل مشن ہاؤس خرید لیا ہے اور خاکسار اپنے نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو چکا ہے۔ یہاں انشاء اللہ مستقبل میں مسجد بھی تعمیر کی جائے گی۔ مسجد کی تعمیر کی اجازت کے حصول کے لئے درخواست دے رکھی ہے اس سلسلہ میں چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم روحانی جماعت کے ایک اور مرکز کے قیام پر سب احباب جماعت کو بہت بہت مبارک ہو۔ یہ خلافت رابعہ کے تازہ پھلوں میں سے ایک اور تازہ پھل کا اضافہ ہے خدا تعالیٰ جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے اور توحید کے قیام کا ایک اور مرکز ثابت ہو۔ آمین

محترم امیر و مشنری انچارج صاحب کا دورہ لاس اینجلس

مکرم منیر احمد صاحب چوہدری ہی یہ اطلاع بھی دیتے ہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں شمولیت اور لاس اینجلس مشن کا معائنہ کرنے، نیشنل ماسک فنڈ کی وصولی نیز احباب جماعت سے ذاتی ملاقات کی غرض سے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ مع اہلیہ مورخہ ۲۲/۲/۸۵ کو لاس اینجلس تشریف لائے۔ مورخہ ۲۳/۲/۸۵ کو نماز فجر کے بعد سے لے کر ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک محترم موصوف کے ساتھ مختلف امور کے بارہ میں مشورہ ہوتا رہا۔ تقریباً دو بجے بعد دوپہر تک آپ نے مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کے لئے مجوزہ جگہ کا معائنہ فرمایا۔ یہاں سے آپ ایک افغان مسلمان بزرگ کی خواہش پر چائے پینے کے لئے اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۸/۲/۸۵ کو آپ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں تلاوت قرآن کریم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہ آپ ایک نوجوان مکرم آصف عبد اللہ قریشی صاحب کی تیمار داری کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲/۳/۸۵ کو محترم امیر و مشنری انچارج صاحب کرا ڈن ویل پارک میں منعقد ہونے والے خدام، اطفال اور ناصرات کے اجتماعات کا اپنے خطاب سے افتتاح فرمایا۔ شام کے اجلاس میں آپ نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا۔

اسی روز تین بجے آپ مکرم انور محمود خان صاحب کے بیٹے کی تقریب آمین میں شریک ہوئے اور وہاں احباب و مستورات کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

مورخہ ۳/۳/۸۵ کو شام چھ بجے آپ نے ایک مشاورتی میٹنگ اٹینڈ کی جس میں جلسہ سالانہ لندن میں زیادہ سے زیادہ احباب کی شمولیت، آئندہ سالانہ کنونشن میڈیسن وسکانسن میں منعقد کئے جانے اور ویسٹ کوسٹ کی جنرل کونسل کی علیحدہ میٹنگ منعقد کرنے وغیرہ امور زیر غور آئے۔ آخر میں محترم موصوف نے لاس اینجلس جماعت کے لئے گیارہ افراد پر مشتمل مجلس عاملہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور نیشنل باسک فنڈ میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز ایک تبلیغی کمیٹی بھی نامزد کی۔ مورخہ ۴/۳/۸۵ کو آپ واپس واشنگٹن تشریف لے گئے۔

آندھرا پردیش کے بعض علاقوں کا دورہ ۹۸ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ ماہ مارچ کے اوائل میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ، مکرم محمد بادشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی اور خاکسار نے بعض علاقوں کا دورہ کیا۔ ایک قریہ پہنچ کر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ الحمد للہ کہ اس موقعہ پر ایک اور نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ واضح رہے کہ اس گاؤں کے ڈاکٹر ایم ڈی محبوب علی صاحب کے مطالبہ پر انہیں ماہ جنوری میں لٹریچر بھجوایا گیا تھا۔ اس کے بعد گاؤں کے پیش امام صاحب نے ۹۸ افراد سمیت احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس گاؤں کے گیارہ افراد جلسہ سالانہ کنڈور ضلع ورنگل میں بھی شامل ہوئے۔ بعد کو علماء سو نے گاؤں میں پہنچ کر انہیں ورغلانا چاہا۔ لیکن الحمد للہ کہ ان افراد پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے ملاقات کے بعد کافی اچھا اثر تھا۔ انہوں نے مل کر غیر احمدیوں کو گاؤں سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ آمین

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

★ مکرم منیر احمد صاحب عجب بشیر صدر جماعت احمدیہ پونہ رقمطراز ہیں کہ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم بی عبد الرحمٰن صاحب نے کی عزیزہ عطیہ ربانی نے نظم سنائی مکرم حفیظ الرحمٰن، خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ درمیان میں عزیزہ ذکیہ دیانی نے نظم پڑھی دعا کے ساتھ یہ مجلس برخواست ہوئی۔

★ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ چارکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مولوی عزیز الدین صاحب سابق نائب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شریف احمد صاحب نے کی اور نظم ماسٹر غلام احمد صاحب ثاقب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عزیز محمود احمد صاحب، مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت، مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ثاقب،

خاکسار لبشارت احمد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ ——— مکرم حضرت صاحب منڈا سگھ صدر جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳۱/۳/۸۵ کو خاکسار کی زیر صدارت دار التبلیغ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عزیز عبد القیوم کنور کی تلاوت قرآن کریم اور محمود احمد صاحب مرحجی کی نظم خوانی کے بعد مکرم دادا بھائی مرحجی اور خاکسار نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

کنڈور میں لجنہ اماء اللہ کا قیام اور تربیتی اجلاس

محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد لکھتی ہیں کہ کنڈور ضلع وارنگل (آندھرا) میں منعقدہ سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر مورخہ ۲/۳/۸۵ کو گاؤں کے چھ گھرانوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا گیا جس میں غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کی گئی اور کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

مورخہ ۳/۳/۸۵ کو محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد کی زیر صدارت مستورات کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا اور نظم پڑھی گئی بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی تقریر کی جس کا تلگو ترجمہ مقامی مبلغ صاحب کی اہلیہ نے کیا۔ ازاں بعد محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ فاطمہ بی صاحبہ نے تلگو میں تقاریر کیں۔ آخر میں محترمہ سلیمہ بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب کنڈور کو اتفاق رائے سے مقامی لجنہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ جلسہ میں کنڈور اور مضافات کی قریباً تین صد مستورات شریک ہوئیں۔ اس موقعہ پر مقامی مستورات نے باصرار خواہش کی کہ ہماری اور ہماری بچیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

اسی روز شام کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مستورات کو شرف زیارت بخشا اور انہیں قیمتی نصائح فرمائیں۔

اڑیسہ میں مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳/۳/۸۵ کو مکرم شیخ صبغت اللہ صاحب کی بچی کی رخصتانہ کی تقریب پر ان ہی کے مکان کے صحن میں خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت اور مکرم شمس الدین ذاہد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید، خاکسار محمد یوسف انور اور مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم سجاد احمد صاحب اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں کافی تعداد میں غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔

مورخہ ۴/۳/۸۵ کو مکرم علیم الدین صاحب نے اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، مکرم شیخ قاسم صاحب، مکرم محمد عبد الرب صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم قاری غلام مرتضیٰ صاحب، مکرم شیخ معراج صاحب، مکرم غلام ہادی صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں یا نظمیں پڑھیں۔

جلسہ سالانہ لندن کی کامیابی کے لئے صدقہ اور دُعا

مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ایم اے گلبرگہ (کرناٹک) اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی بھکتو کی تحریک پر جماعت احمدیہ گلبرگہ کی طرف سے مورخہ ۵/۴/۸۵ کو جلسہ سالانہ لندن کی کامیابی کے لئے ایک بکرا صدقہ کیا گیا اور خصوصی دُعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے زیر اہتمام علمی اور ورزشی مقابلہ جات

مکرم ایم منصور احمد صاحب قائد مجلس مدراس اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۹/۳/۸۵ کو صبح ساڑھے دس بجے دار التبلیغ میں مقامی خدام اور اطفال کے مابین تلاوت کلام پاک، نظم خوانی اور تقاریر کا مقابلہ کرایا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ایم خلیل احمد صاحب نے انجام دیئے۔

مورخہ ۱۷/۳/۸۵ کو مکرم ایم خلیل احمد صاحب کی نگرانی میں کوڈم باکم ٹرسٹ بورم میدان میں خدام و اطفال کے ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ تمام مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے انعامات تقسیم کئے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قادیان دار الامان میں رمضان المبارک گزارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

بفضلہ تعالےٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲۲ر مئی ۱۹۸۵ء بمطابق ۲۲ر ہجرت ۱۳۶۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے وہ دوست اور احباب جو رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ ہجری تحریری مرکز سلسلہ قادیان میں گزارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی بھی وضاحت فرما دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دُعائے نعم البدل: ——— مورخہ ۱۲/۳/۸۵ کو خاکسار کے عزیز دوست مکرم عبد المتین صاحب ابن مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و تعلیم قادیان کے ہاں ربوہ میں پہلا بچہ تولد ہوا۔ جو قضاء الٰہی سے صرف دو دن زندہ رہ کر مورخہ ۱۴/۳/۸۵ کو وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین اور دیگر احقین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔ خاکسار نور الدین آزاد قادیان

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم پیارے والد صاحب کی یاد میں

از مکرم مظفر احمد شیدا صاحب ابن مکرم حافظ سخاوت علی صاحب مرحوم شاہجہانپوری

سخاوت ہو گئیں ہم سارا پتہ تو کہہ دینا
حضور اب تو دارالامان میں رہتے ہیں

والدہ صاحبہ کی وفات کے صرف تین ماہ بعد ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء کا دن ہم سب اہل خاندان کے لئے دوسرا شدید صدمہ لے کر آیا۔ جبکہ ہمارے والد محترم حافظ سخاوت علی صاحب دوران سفر پاکستان بعمر قریباً سو سال چند روز کی علالت کے بعد ربوہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے کے تین روز بعد ہی حالت بگڑی اور بگڑتی چلی گئی۔ تا آنکہ آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشاں کی ذاتی کوششوں اور مشفقانہ تعاون کے نتیجہ میں مرحوم کا تابوت دوسرے روز ہی قادیان پہنچ گیا۔ مورخہ ۲۸/۶/۸۴ کو صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ والد صاحب کی شدید خواہش تھی۔ جس کا اظہار بھی والد صاحب نے ۱۷ فروری ۱۹۸۴ء کو والدہ صاحبہ کی وفات کے موقعہ پر حضرت میاں صاحب کے سامنے کر دیا تھا۔ لہٰذا بہشتی مقبرہ قادیان میں والدہ صاحبہ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔

والد صاحب ۱۸۸۴ء میں شاہجہانپور میں پیدا ہوئے تھے۔ صحابی والدین کی اولاد تھے۔ خاکسار کے دادا جان ایک مرتبہ اکیلے اور دوسری مرتبہ دادی جان کے ہمراہ ۱۹۰۵ء میں قادیان آئے اور حضور اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ منارۃ المسیح پر چندہ دہندگان کی فہرست میں چوتھے نمبر پر دادا جان (حاجی امام بخش صاحب) کا نام درج ہے۔ والد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے محروم رہ گئے۔ جب ۱۹۰۸ء میں پہلی مرتبہ قادیان آئے تو حضور اقدس کے وصال کو چند ہی ماہ گذرے تھے۔ حضور اقدس کی زیارت سے محروم ہونے کا غم دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے والد صاحب کی عمر اتنی بڑھا دی کہ خلافت رابعہ کا بابرکت زمانہ بھی دیکھ لیا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر بھی ایک مرتبہ آنحضرت صلعم اور تین مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور ہمکلامی کا شرف بھی عطا فرمایا۔ الحمد للہ۔

والد صاحب کو شروع سے ہی دادا جان نے حضرت حافظ مختار احمد صاحب کے پاس تعلیم و تربیت کی غرض سے چھوڑ رکھا تھا۔ آپ نے جو علم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور اپنے محسن حافظ مختار احمد صاحب سے حاصل کیا۔ اس کی برکت سے غیر احمدی علماء سے پوری دلیری کے ساتھ گفتگو کی اور کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ حافظ قرآن تھے۔ شاہجہانپور میں ایک عرصہ تک صدر اور سیکرٹری مال رہے اور تبلیغی امور میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ شاعری کا ذوق بھی تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کی اس قدر تڑپ تھی کہ نوعمری میں ہی شاہجہانپور سے ایک نظم لکھ کر قادیان بھیجی جس کی تصحیح حضور اقدس کے بابرکت ہاتھوں سے ہوئی اور وہ نظم ۹ اگست ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں صفحہ ۱۰ پر شائع ہوئی۔ نظم کا پہلا شعر یہ ہے۔

ہے اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی وردِ زباں مجھکو
کرم سے اپنے پہنچا دے الٰہی قادیاں مجھکو

علاوہ ازیں کئی نظمیں لکھیں جن میں سے ایک نظم ۱۹۵۰ء میں مع اہل و عیال مستقل قادیان آ جانے کے بعد رسالہ الفرقان ربوہ میں شائع ہوئی۔ جس کا پہلا شعر یہ تھا

گھر سے جب نکلے فدائے قادیاں
پھر نہ کچھ دیکھا سوائے قادیاں

والد صاحب صاحب کشوف و رؤیا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے تمام بچوں کے نام پیدائش سے قبل بتا دیئے تھے۔ پہلی شادی جب ماموں کی لڑکی سے ہوئی تو خواب میں ایک کھلی کتاب دکھا کر والد صاحب سے کہا گیا کہ اس میں سے نقل حق ہے یہ کتاب واپس جائے گی۔ والد صاحب سمجھ گئے کہ بچے کی پیدائش کے بعد بچے کی والدہ فوت ہو جائے گی۔ جب بچے کی پیدائش ہوئی تو نام فضل حق ہی رکھا گیا۔ ساتھ ہی بچے کی والدہ شدید بیمار ہو گئیں۔ حتیٰ کہ بچنے کی امید نہ رہی۔ تب والد صاحب نے دعا کی کہ اے حیّ و قیوم تو بچے کی والدہ کو اتنی عمر دے کہ بچہ ماں کے بغیر زندہ رہ سکے۔ آخر خدا تعالیٰ نے صحت دی اور جب بچہ دو سال کا ہوا تو بچے کی والدہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ کچھ عرصہ بعد والد صاحب کی شادی بیدرہ ضلع لکھیم پور کھیری (یوپی) میں ہوئی جس سے خدا کے فضل سے کئی بچے ہوئے۔

دوسری شادی کے بعد لگاتار کئی لڑکیوں کی پیدائش کے باعث والدین کسی قدر متفکر تھے۔ چنانچہ ایک مبشر خواب کے ذریعہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات ہوئی۔ والد صاحب نے گھر کے تمام افراد کو بتا دیا کہ آئندہ کوئی لڑکی نہیں ہوگی۔ ایک رات خواب میں والد صاحب سے کہا گیا کہ "اپنے ڈنڈے پر محمد حنیف لکھ لو" ڈنڈا چونکہ بڑھاپے کا سہارا ہوتا ہے۔ والد صاحب نے یہ خواب بھی سب کو سنایا۔ جب بچے کی پیدائش ہوئی تو خاکسار کی پھوپھی صاحبہ بھاگتی ہوئی والد صاحب کے پاس آئیں اور کہا کہ محمد حنیف آ گئے ہیں۔ وہی محمد حنیف صاحب آگے چل کر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف والدین بلکہ خاندان کے لئے سہارا ثابت ہوئے۔ ان کے بعد تین اور لڑکے پیدا ہوئے جن کے نام اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتائے۔ الحمد للہ۔

پارٹیشن کے بعد والد صاحب اپنے تمام بچوں سمیت مستقل قادیان آ گئے اور یہاں ایک لمبا عرصہ تک مساجد میں تراویح پڑھاتے رہے۔ کئی مرتبہ رمضان المبارک میں جماعت کی طرف سے کلکتہ بھی بھیجے گئے۔ فارغ اوقات میں گھڑی سازی کا کام کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ انہوں نے اپنی دونوں بیٹیوں کی شادیاں درویشوں سے کیں۔ دو بیٹے بیرون ملک ہیں اور دو بیٹے قادیان میں موجود ہیں اور والدین کی دعاؤں کے طفیل خوش و خرم ہیں۔ والدین تمام بچوں کی خوشیاں دیکھ کر گئے۔ الحمد للہ۔ خاکسار ان کا سب سے چھوٹا بیٹا ہے۔ جو کہ قادیان میں ہی پیدا ہوا۔ خاکسار کے دو بیٹے ہیں اور دونوں کے بارے والد صاحب نے قبل از وقت اطلاع پائی۔ جب کبھی کوئی بچہ بیمار ہو جاتا اور والد صاحب دعا فرماتے تو فوراً بچہ صحت پکڑ لیتا۔ خاکسار نے جب بھی کوئی امتحان دیا تو والد صاحب نے قبل از وقت نتیجہ سے آگاہ کر دیا۔ الحمد للہ۔ آج والدین کا بابرکت وجود ہمارے درمیان نہ ہونے کے باعث ہمارے دلوں کی عجیب سی کیفیت ہے۔ اللہ تعالیٰ والدین مرحومین کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آہ! میری اہلیہ اوّل مرحومہ

از مکرم مولوی عبد السلام صاحب (عبد السلام مرحوم) حبیب الور مبلغ سلسلہ

۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء کی وہ المناک رات آنکھوں کے سامنے ہے جب قریب ساڑھے دس بجے خاکسار کی اہلیہ اوّل محترمہ ممتاز بانو صاحبہ کو دل کا دورہ پڑا اور باوجود ہر ممکن انسانی تدبیر عمل میں لانے کے وہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولا کے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ موت برحق ہے مگر اس طرح کچھ ہو جاتا اس قدر جلدی جدائی کا تو اندیشہ نہ تھا۔

مرحومہ کے ساتھ خاکسار کی شادی مورخہ ۲۸/۱۱/۸۰ کو ہوئی تھی۔ شادی کے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "طاہر احمد" تجویز فرمایا مگر افسوس کہ یہ بچہ قریباً تین ماہ کے بعد ہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آج اہلیہ مرحومہ کی وفات پر قریباً سوا دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک ان کی یاد تازہ ہے اور

بسا اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ افسوسناک حادثہ ابھی ابھی درپیش آیا ہے۔ مرحومہ شادی کے بعد خاکسار کے ساتھ صرف اڑھائی سال تک رہیں اس عرصہ میں خاکسار نے مرحومہ کے اخلاص، ایمان اور اخلاق کا جو نمونہ دیکھا وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ مرحومہ نہایت ہی پاکباز، مہمان نواز، ہنس مکھ، کفایت شعار، ملنسار، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ سے حقیقی محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔

ہمیشہ ماہ رمضان کا استقبال چند نفلی روزے رکھ کر کرتیں اور پھر پورے ماہ رمضان کے روزے رکھ کر الوداع بھی چند نفلی روزوں سے کرتیں۔ احمدیت سے محبت اس قدر تھی کہ اکثر و بیشتر سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔ جماعتی اجتماعات اور جلسوں میں شرکت کرنا اور ان میں تقریریں اور نظمیں پڑھنا ان کی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے قائم کردہ مشن سے اس قدر والہانہ محبت تھی کہ ایک دفعہ مرحومہ کے پھوپھی زاد بھائی نے جو کہ غیر احمدی ہیں ہم کو دعوت پر بلایا وہاں جاکر ان کے ساتھ خاکسار کی تبلیغی گفتگو شروع ہوگئی۔ دوران گفتگو ان کے منہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں چند ناگوار الفاظ نکلے یہ الفاظ سنتے ہی مرحومہ کا رنگ بدل گیا اور غصہ سے کہا میں عمر بھر اس شخص کے ساتھ بات نہیں کروں گی کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن ہے اور جو شخص حضور کا دشمن ہوگا وہ ہمارا بھی دشمن ہوگا۔ چنانچہ مرحومہ نے آخری دم تک اس کے ساتھ بات نہیں کی جب میں نے یہ کہا کہ ان کو سمجھائیں گے ان کے شکوک دور ہونگے تو مرحومہ نے جواب دیا آپ ان کو سمجھائیں جب یہ سمجھ جائیں گے تو میں ان کے ساتھ بات کروں گی ورنہ نہیں کرونگی۔

امانتداری کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ میں نے اپنی پھوپھی زاد بہن سے کسی کام کی خاطر عاریتاً چاقو لیا مگر واپس کرنا بھول گیا۔ اسی دوران میرا تبادلہ چمبہ (ہماچل پردیش) میں ہو گیا۔ جب وہاں جاکر سامان کھولا تو مرحومہ کی نظر اس چاقو پر پڑی اور کہنے لگیں یہ چاقو آپ نے ایک دن پھوپھی زاد بہن سے لیا تھا۔ کیا آپ نے ان کو واپس نہیں دیا تھا میں نے کہا مجھے تو یاد نہیں تھا تو مرحومہ نے اسی وقت وہ چاقو سنبھال کر رکھا اور جب میرا تبادلہ چمبہ سے کشمیر ہو گیا تو گھر پہنچتے ہی وہ چاقو واپس دے آئیں۔ ان ہی اوصاف حمیدہ کے باعث مرحومہ کی یاد ابھی تک ہمارے دلوں پر نقش ہے۔

مرحومہ کی اچانک جدائی کے صدمہ کا اثر خاکسار کی والدہ صاحبہ اور خسر محترم پر بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ خاکسار کی دوسری شادی مرحومہ کی چھوٹی بہن کے ساتھ گزشتہ سال جون میں ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکی عطا فرمائی ہے الحمد للہ۔ بچی کے خادم دین ہونے اور اہلیہ محترمہ کی صحت یابی کے لئے بھی التجاء دعا کی درخواست ہے۔

نیویارک میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی مجلس شوریٰ (بقیہ صفحہ اول)

اس مجلس شوریٰ کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ دوران خطاب آپ نے جماعت احمدیہ نیو یارک کے انتظامات و کارکردگی پر شکریہ کا اظہار فرمایا۔ اور صدر صاحب نیو یارک اور خدام کی مساعی کو سراہا۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹریان جماعت امریکہ نے اپنے اپنے شعبہ کی سال گزشتہ کی کارگزاری بیان کی۔ اور آئندہ سال کے لئے پروگرام پیش کیا۔ اجلاس کے اختتام پر احباب نے کھانا کھایا اور نماز ظہر اور عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

شوریٰ کا دوسرا اجلاس عین وقت پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ واشنگٹن نے کی۔ اس کے بعد اجلاس میں ایجنڈا کو مدنظر رکھتے ہوئے چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں (۱) سب کمیٹی بجٹ (۲) سب کمیٹی تبلیغ (۳) سب کمیٹی تعلیم و تربیت (۴) جنرل سب کمیٹی۔ ہر سب کمیٹی کے لئے گیارہ گیارہ ممبران چنے گئے۔ اور پھر ہر سب کمیٹی کے لئے صدر اور سیکرٹری کا تقرر مکرم و محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے فرمایا۔ سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اور جملہ سب کمیٹیوں کے اجلاس مشن ہاؤس کے اندر علیحدہ علیحدہ جگہوں پر شروع ہو گئے۔ ہر سب کمیٹی کے غور و خوض کے لئے جملہ ممبران کمیٹی کے لئے ضروری مٹیریل اور ضروری کاغذات جو اعداد و شمار اور معلومات پر مشتمل تھے فراہم کئے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

سب کمیٹیوں کے اجلاس میں ایجنڈا کی مختلف شقوں پر غور و خوض ہوا۔ صدران اور سیکرٹریان سب کمیٹی نے اپنے اپنے اجلاس کی باقاعدہ رپورٹس اور سفارشات تیار کیں۔ سب کمیٹیوں کے اجلاسات کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ اور اس کے بعد جملہ مہمانان کرام نے کھانا کھایا۔ کھانے کا عمدہ انتظام تھا۔ کھانے کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم عبد الحمید صاحب شاہین سویٹ نے خصوصی تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ کھانے کے بعد دیر گئے تک احباب ایک دوسرے سے ملتے رہے۔

اگلے روز ۸ دسمبر کو شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی عین وقت پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو مکرم مرزا محمد افضل صاحب مبلغ شکاگو نے کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب سرور نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔ اور پھر شوریٰ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

اس اجلاس میں مکرم و محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اپنی مدد کے لئے مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ اور مکرم بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد سب کمیٹیوں کے صدران صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے مالی سب کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے مکرم نادر محمود صاحب نے تبلیغی سب کمیٹی کے صدر اور مظفر احمد صاحب ظفر جنرل سب کمیٹی کے صدر اور مکرم یحییٰ شریف صاحب تربیت سب کمیٹی کے صدر نے اپنی اپنی سب کمیٹی کی رپورٹس اور سفارشات پیش کیں۔ ممبران شوریٰ نے سب کمیٹی کی سفارش پر گفتگو اور مشورہ کے لئے نام لکھوائے اور اپنی باری پر اپنی تجویز اور مشورہ پیش کیا۔ ممبران لجنہ نے بھی دوران اجلاس اپنا نام لکھوا کر اور مختلف مواقع پر انہوں نے ممبران شوریٰ کو اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

مختلف مواقع پر مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب (امیر و مبلغ انچارج) نے جملہ ممبران شوریٰ سے ان کی رائے لی۔ چنانچہ ممبران شوریٰ اپنے ہاتھ اٹھا کر اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے۔ سات لاکھ دس ہزار ڈالر کے بجٹ آمد و خرچ کے منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شوریٰ اپنی برکات کے لحاظ سے اور افادیت کے لحاظ سے انتہائی مفید رہی۔ اس شوریٰ میں جملہ جماعتوں کے ممبران شامل تھے۔ لجنہ کی نمائندگی بھی تھی۔ اور مختلف جماعتوں کے خصوصی مہمان بھی شامل تھے۔ اس شوریٰ میں نمائندگان و ممبران (بقیہ صفحہ ہذا کالم ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

(بقیہ کالم ۴)

کی مجموعی حاضری [illegible] سے زائد تھی۔ الحمد للہ

اجلاس کے اختتام سے قبل مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے پاکستان میں جماعت احمدیہ اور احمدی احباب کے ساتھ ہونے والے حالات پر تشویش کا اظہار فرمایا۔ اور زیادہ سے زیادہ دعاؤں کی تحریک کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

شوریٰ کے اجلاس کے اختتام کے بعد جملہ مہمانوں نے کھانا کھایا۔ نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ اور پھر خدام نے مہمانوں کو ائیرپورٹس تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو جنہوں نے محض خدا کے لئے سفر اختیار کیا جزائے خیر دے۔ اور احباب جماعت و خدام نیو یارک کو بھی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ جنہوں نے مہمانوں کی دیکھ بھال میں رات دن کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

درخواست دعا

مکرم عبد الحفیظ صاحب ناصر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش کی اہلیہ امید سے ہیں۔ موصوف پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اہلیہ کی بسہولت ولادت نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے نیز اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072.

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت۔ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

جی ایم الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

● الیکٹرک انجینئرز ● لائسنس کنٹریکٹر ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
624389
BOMBAY-53.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
تلک روڈ
حیدرآباد ۵۰۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE"
تار کا پتہ:-
23-5222
23-1662
ٹیلیفون نمبر:

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
نیشنل اور ودلر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب

AUTO TRADERS
16. MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ ٹرک یا بسوں۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS-600004
PHONE NO. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201.
PHONE: OFFICE-806, RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جِنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئربیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بہت سے سپر فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۵۵ بی، پارک سٹریٹ، کلکتہ ۱۶۰۰۰۱۷ - فون نمبر [illegible]

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرالیسنز، مدینہ میدان روڈ، بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ، اسلام آباد، کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس
الدسٹریٹ روڈ، اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کا سیل [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

منجانب:
MOOSA RAZA SAHEB & SONS
16-6, ROBERT VICTOR ROAD, FORT,
BANGLORE-2.
GRAM: MOOSA RAZA
PHONE: 65556

حیدرآباد میں — فون نمبر: 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آٹو نگر)

۳-۴-۸۷، ۱۴ سعید آباد، حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳)

الہند گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

[illegible] عقب پولیس اسٹیشن حیدرآباد ۲۴ (آندھرا پردیش) فون نمبر [illegible]

"دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

JMR ®

CALCUTTA-15.

تیار کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب، ہیر شیٹ، ہوائی چپل، ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے